بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible] کے معروف نمبرات پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا، ثابت نہیں، بچوں کو یاد کرانے کیلئے بزرگوں نے یہ تجویز کیے ہیں۔

البتہ ان کلمات کے ماخذ میں درج ذیل تفصیل ہے:۔ ہم جسے پہلا کلمہ کہتے ہیں، یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان الفاظ سے حدیث کی مشہور کتاب (کنز العمال: ج:۱ص:۵۷ بحوالہ اربعین فارس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے)

لا اله الا الله محمد رسول الله لاعذب. (من قالها اسمعيل بن عبد الغافر الفارسی فی الاربعين عن ابن عباس)

اور جسے ہم دوسرا کلمہ کہتے ہیں یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ سب کو معلوم ہے کہ یہ کلمہ تشہد یعنی التحیات کا جزء ہے، اور یہ التحیات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بخاری، مسلم، اور دیگر کتب سے صحیح اور معتبر سند کے ساتھ مروی ہے، دیکھئے (سنن الترمذی ج:۱ص:۵۵)

عن عمر بن الخطاب قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و أشهد أن محمدا عبده ورسوله .

اور جسے ہم تیسرا کلمہ کہتے ہیں، اس کے الفاظ سنن ابن ماجہ میں موجود ہیں ملاحظہ ہو:

عن عبادة بن الصامت : قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من تعار من الليل فقال حين يستيقظ لا إلاه إلا الله وحده لاشريك له ـ له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ـ سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم ـ ثم دعا رب اغفرلي ـ غفرله (سنن ابن ماجة : ج:۲ ص:۱۲۷٦)

اور جسے ہم چوتھا کلمہ کہتے ہیں، اس کے الفاظ مشکوۃ شریف میں بحوالہ ترمذی اور ابن ماجہ نقل کیے ہیں، اور ان کو بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے، دیگر مواقع میں پڑھنے کی ترغیب بھی احادیث میں آئی ہے، ملاحظہ ہو:

وعن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من دخل السوق فقال: لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير كتب الله له ألف ألف حسنة ومحا عنه ألف ألف سيئة ورفع له ألف ألف درجة وبنى له بيتا في الجنة ـ رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي: هذا حديث غريب وفي شرح السنة: من قال في سوق جامع يباع فيه بدل من دخل السوق. مشكاة المصابيح: (ج:۲ ص:٤٧)

اور جسے ہم پانچواں اور چھٹا کلمہ کہتے ہیں ان کے الفاظ و ترتیب کسی حدیث میں نہیں دیکھے، نصف الفاظ حدیث سے ثابت ہیں، مگر مسلسل پوری ترتیب کے ساتھ یہ الفاظ احادیث میں نہیں ملتے لیکن چونکہ باتیں اچھی ہیں، اسلئے ان کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ماخذہ العم بب ۲۲/۳۲۷۔الف)

نیز ان کلموں کا رواج کب ہوا اس کا کوئی ثبوت نہیں ملا اور اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں، نیز ان کلمات میں مذکور جو عقائد قطعی طور پر ثابت ہیں ان پر ایمان لانا ضروری ہے، جیسے کلمہ توحید اور کلمہ شہادت کیونکہ ان میں

اجمالی عقائد کا ذکر ہے، اگر کوئی شخص ان میں سے کسی قطعی عقیدہ کا انکار کرے، تو وہ موجب کفر ہے، لیکن اگر کوئی شخص ان کے محض موجودہ صورت میں کلمہ ہونے کا انکار کرتا ہے، تو چونکہ یہ کلمات صحیح احادیث سے ثابت ہیں، اس لئے بلا دلیل اس کا منکر فاسق ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
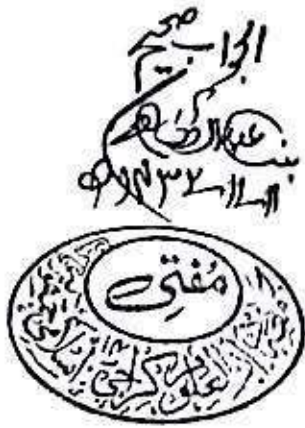
محمد حسان سکھروی عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۰/ ذوالقعدۃ/ ۱۴۳۲ھ
۹/ اکتوبر/ ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح
بنت عبد الرؤف سکھروی
۱۴۳۲/۱۱/۱۱ھ

مفتی
دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
۱۴۳۲/۱۱/۱۸ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۳۹۱/۲
مورخہ ۱۴۳۲/۱۱/۱۱ھ
دار العلوم کراچی